ٹیلیفون نمبر ۲۱۰ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۸۵

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

خطبہ نمبر (۱۴)

قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم سہ شنبہ

[illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷۔ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ ساڑھے آٹھ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا گلا تا حال بیٹھا ہوا ہے۔ اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

پرسوں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کلکتہ سے تشریف لے آئے

۱۴۔ ہجرت بعد نماز عصر حضرت مولوی شبیر علی صاحب کی نواسی صفیہ بیگم صاحبہ (بنت چودھری ولی محمد صاحب) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جن کا نکاح چودھری محمد صالح صاحب ابن جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ سے ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی شریک ہوئے۔ اور دُعا فرمائی ۔

جلد ۳۱ | ۱۸۔ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۶۲ھ | ۱۸۔ ماہ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۱۷

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کا اصل مقصد اور اس کے حصول کا طریق

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۳۔ اپریل ۱۹۴۳ء

(مرتبہ۔ رحمت اللہ خان شاکر)

سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اسلام کی تعلیم کا نقطۂ مرکزی

ایک خدا ہے۔ یعنی نہ صرف یہ کہ اسلام ہمیں خدا تعالےٰ کی طرف لے جاتا ہے۔ بلکہ وہ اس خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ جو احد ہے۔ یہی وہ نقطۂ مرکزی ہے جس کے متعلق تمام انبیاء نے جو شروع سے لے کر اب تک مبعوث ہوئے ہیں۔ دُنیا سے جنگ کی ہے۔ اور یہی وہ نقطۂ مرکزی ہے۔ جو آج بھی

اسلام اور دُوسرے ادیان

کے درمیان موجب مخاصمت ہو رہا ہے۔ احد کا لفظ عربی زبان میں واحد سے مختلف معنے رکھتا ہے۔ واحد بھی اللہ کا نام ہے۔ مگر احد اور مضمون بیان کرتا ہے۔ اور واحد اور مضمون بیان کرتا ہے۔ احد کا لفظ خدا تعالےٰ کی ذات کی واحدانیت کو بیان کرتا ہے۔ اور واحد کا لفظ خدا تعالےٰ کی صفات کی وحدانیت کو بیان کرتا ہے۔ جب ہم واحد کہتے ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ

اپنی صفات میں کامل

ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی وجود نہیں جو صفات کے لحاظ سے کامل ہو۔ گویا ہم جب واحد کا لفظ بولتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ دو، تین، چار یا کم و بیش دوسرے افراد کے وجود کا بھی اقرار کرتے ہیں۔ انکار نہیں کرتے گو ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ باقی جو چیزیں ہیں وہ اسی سے نکلی ہیں جس طرح دو، تین، چار وغیرہ سب عدد ایک سے ہی نکلے ہیں۔ اسی طرح دُنیا میں جس قدر بھی اشیاء ہیں۔ وہ سب کی سب اللہ تعالےٰ سے ہی نکلی ہیں۔ اور ہر چیز اپنے کمال کے لئے

اس کے پرتو کی محتاج

ہے جس طرح سورج کی روشنی کے بغیر اور کہیں نور نہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے فضل کے بغیر اور کوئی وجود نہیں ہو سکتا۔ یہ تو مفہوم ہے واحد کا۔ احد کا لفظ یہ مضمون بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات میں یکتا ہے۔ یہ دو قسم کی نفی کرتا ہے۔ پہلی یہ کہ وہ دو سے ایک نہیں ہوا۔ اور دوسری یہ کہ وہ ایک سے بھی دو نہیں ہوا۔ واحد ایک سے دو بھی بنتا ہے۔ اور دو سے ایک بھی ہوتا ہے۔ یہاں تک خدا تعالےٰ کی صفات کا تعلق ہے۔ ان کے ساتھ دُنیا میں اشتراک پایا جاتا ہے۔ اس کے پرتو کے ماتحت دوسری اشیاء میں ایک حد تک وہ صفات مل سکتی ہیں۔ گویا واحد کہنے کے ساتھ ہم اس امر کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ دُنیا میں دوسرے وجود بھی موجود ہیں۔ واحد کے لفظ سے ہم دُوسرے کسی وجود کی طرف جا سکتے ہیں۔ مگر احد کے لفظ سے نہیں۔ اسی طرح عربی زبان میں واحد اثنین کہتے ہیں۔ احد اثنین نہیں کہتے۔ تو مخلوق کو

اللہ تعالےٰ کی صفات میں اشتراک

ہے۔ ذات میں نہیں۔ اللہ تعالےٰ سنتا ہے اور اس کے پرتو سے ہمیں بھی سننے کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ کئی نادان کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کہنا کہ ہم بھی سنتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ بھی سنتا ہے یہ شرک ہے۔ لیکن یہ شرک نہیں۔ کیونکہ ہم جو سنتے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی صفت کا پرتو ہے۔ تو میں بتا رہا تھا۔ کہ جب ہم واحد کا لفظ بولتے ہیں۔ تو گویا اقرار کرتے ہیں۔ کہ دوسرے وجود بھی دُنیا میں ہیں۔ ایک سے آگے دو، تین، چار، پانچ وغیرہ ہیں۔ اور پھر اگر واپس چلیں۔ تو ایک پر ہی پہنچ جاتے ہیں۔ مگر

احد کا لفظ

بتاتا ہے کہ نہ اس ایک سے آگے دو، تین، چار کی طرف جا سکتے ہیں۔ اور نہ واپس ایک کی طرف آ سکتے ہیں۔ اور اصل بناء مخاصمت یہی ہے۔ بہت سی قومیں ہیں۔ جو ایک سے دو، تین، چار کی طرف لے جاتی ہیں۔ اور پھر واپس ایک کی طرف لاتی ہیں۔ جیسا کہ

عیسائیوں میں یہ دونو باتیں

موجود ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ باپ، بیٹا، اور رُوح القدس مل کر احد ہوا۔ گویا وہ کثرت سے وحدت کی طرف لے جاتے ہیں۔ کہ تینوں مل کر ایک ہو گئے۔ اور پھر یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ تینوں مل کر ایک ہو گئے۔ اور یہ سورۃ جس کی میں نے اس وقت تلاوت کی ہے۔ اسی غلطی کی تردید کرتی ہے۔ جو خصوصیت کے ساتھ آخری زمانہ میں پیدا ہونے والی تھی۔

فرمایا۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ تو کہہ دے اللہ ایک ہی ہے۔ وہ نہ تو ایک سے بیٹا اور رُوح القدس بن سکتا ہے۔ اور نہ یہ تینوں واپس ایک ہو سکتے ہیں۔ وہ نہ تو تنوع اختیار کر سکتا ہے۔ اور نہ اس تنوع کو مٹانے سے پھر ایک ہوتا ہے۔ یہ سورۃ اس آخری زمانہ میں خدا تعالےٰ کی احدیت کو ثابت کرنے کے لئے ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس آخری زمانہ میں ایک ایسے مامور کو پیدا کیا جس کے لئے

سارے مذاہب میں پیشگوئیاں

رکھدیں۔ اور اس طرح سب مذاہب میں پیشگوئیاں رکھکر تمام لوگوں کو ایک نقطہ پر لا کر جمع کر دیا کیونکہ احدیت بھی ایک ہی نقطہ پر جا کر ثابت ہو سکتی ہے پہلے مختلف انبیاء مختلف اقوام میں آتے تھے اور مختلف نام اللہ تعالےٰ کے دُنیا میں بولے جاتے تھے کوئی گاڈ کہتا اور کوئی پرمیشور کوئی یزدان بولتا اور کوئی الوہیم۔ اس طرح دُنیا نے خدا تعالےٰ کے مختلف نام رکھے ہوئے تھے یہ سب ایک ہی ذات کی طرف اشارہ کرتے تھے اور لوگوں کو دھوکا ہوتا تھا۔ کہ یہ ہندوؤں کا خدا ہے یہ زرتشتیوں کا خدا ہے اور یہ یہودیوں کا خدا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان مختلف ناموں سے دھوکا ہوتا تھا۔ اور اس طرح

اللہ تعالےٰ ابھی قومی خدا

بن کر رہ گیا تھا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ تمام دنیا کے لئے ایک دین بھیجکر سب کو ایک خدا کی طرف متوجہ کیا۔ خدا تعالےٰ کے کلام کو ہم سمجھتے دماغ کی روشنی سے ہیں۔ ہم قرآن کریم کی عظمت کتنی مانیں۔ مگر کیا ایک پاگل اسے سمجھ سکتا ہے۔ اسے ایک مجنون ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ خدا تعالےٰ کے کلام کو سمجھنا دماغ سے متعلق ہے۔ دماغ ایک آئینہ ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ کے

نور کی روشنی

پڑتی ہے۔ اور اگر آئینے مختلف قسم کے ہوں۔ تو وہ اشکال بھی مختلف قسم کی دکھاتے ہیں۔ کئی آئینے ایسے ہوتے ہیں۔ جو شکل کو بگاڑ کر دکھاتے ہیں۔ کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جو قد کو لمبا ظاہر کرتے ہیں۔ کئی ہوتے ہیں جو چپٹا ظاہر کرتے ہیں۔ اور کئی ایک ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں گولائی نظر آتی ہے۔ آئینے مختلف زاویوں پر کاٹے جاتے ہیں۔ اور

زاویہ کے ماتحت وہ مختلف شکلیں

دکھاتے ہیں۔ بچپن میں ہم کھیلا کرتے تھے۔ ایک شیشہ بازار میں لگا تھا۔ جس کے اگر ایک طرف دیکھیں۔ تو قد کوئی دس گز لمبا نظر آتا تھا۔ اور دوسری طرف دیکھیں تو بہت چھوٹا اور چوڑا و موٹا دکھائی دیتا تھا۔ تو بعض آئینے ایسی طرز کے بنائے جاتے ہیں۔ کہ وہ مختلف اشکال دکھاتے ہیں۔ میں ایک دفعہ ریل میں سفر کر رہا تھا۔ ریلوے میں ملازم ایک احمدی دوست بھی پاس بیٹھے تھے۔ میں غسل خانہ میں گیا۔ وہاں جو چلمچی ہوتی ہے۔ وہ بہت روشن اور شفاف ہوتی ہے۔ اس پر میری نظر پڑی تو میں نے دیکھا۔ کہ اس میں پیٹ گھڑے کی طرح بہت بڑا سا دکھائی دیتا ہے۔ اور آگے نکلا ہوا نظر آ رہا ہے۔ میں نے واپس آ کر

مذاق کے طور پر

کہا۔ کہ ریل والے بہت جھوٹے ہوتے ہیں۔ اس دوست نے سمجھا۔ کہ شاید ان سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔ وہ دریافت کرنے لگے کہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا۔ کہ بس ریلوے والے بڑے جھوٹے ہوتے ہیں۔ وہ بہت پریشان ہوئے۔ مگر میں نے کہا۔ کہ میں نے جو بات اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ اس کو کس طرح غلط کہہ سکتا ہوں۔ وہ دوست بہت حیران ہو رہے تھے۔ اس پر میں نے چوہدری فتح محمد صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب سے جو میرے ہم سفر تھے۔ کہا کہ آؤ بات سنو انہیں لے جا کر میں نے اس چلمچی کے آگے کھڑا کر دیا۔ انہوں نے بھی جب دیکھا۔ کہ ان کا پیٹ گولا سا بنا ہوا آگے نکلا ہوا نظر آ رہا ہے۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ کیا ریل والے سچ بولتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ اس پر اس دوست کو اور بھی فکر ہوا۔ تب میں نے انہیں لا کر سامنے کھڑا کیا۔ تو انہیں معلوم ہوا۔ کہ میں مذاق کے طور پر بات کر رہا تھا۔ تو آئینے بھی مختلف اشکال ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح

ایک پریشان دماغ

بھی ایک نقشہ کھینچ لیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو ایک رنگ دے لیتا ہے۔ اور پھر سمجھتا ہے۔ کہ وہی ٹھیک ہے۔ جو وہ دیکھ رہا ہے حالانکہ اس کی مثال اس بچہ کی ہوتی ہے جسے کسی ایسے شیشہ کے سامنے اگر لا کر کھڑا کر دیا جائے۔ جو شکل ٹھیک نہیں دکھاتا۔ اور وہ اس میں کسی شخص کی شکل کو دیکھے۔ تو وہ یہی سمجھے گا۔ کہ جس شخص کی شکل وہ دیکھ رہا ہے۔ اس کی توند بہت موٹی ہے۔ اور اگر اس نے اسے پہلے نہ دیکھا ہوا ہو۔ تو وہ سمجھیگا۔ کہ اس شخص کی شکل واقعی ایسی ہے۔ تو مختلف مذاہب نے اللہ تعالےٰ کے مختلف نام تجویز کئے ہوئے تھے۔ جس سے

دنیا میں عجیب تشویش

پیدا ہو گئی تھی۔ اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں نے اپنے دماغ میں اللہ تعالےٰ کی عجیب شکلیں اختیار کر رکھی تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی احدیت میں فرق پڑنے لگا تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ سب قسم کی اصطلاحوں اور ناموں کو ایک ذات میں جمع کر دیا۔ گویا اللہ تعالےٰ نے باقی

سب آئینے توڑ کر

صرف ایک لے لیا۔ اور اسی میں دیکھنا شروع کیا۔ جو چونکہ صحیح تھا۔ اس لئے اس میں صرف ایک ہی شکل نظر آتی تھی۔ اور اس طرح ہر ایک اس کا صحیح اندازہ کرنے کے قابل ہو گیا۔ گو بعض نے پھر بھی دھوکا کھایا۔ مگر یہ دھوکا

نظر کی کمزوری

کی وجہ سے ہے۔ تو آئینہ کی صحت بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ دنیا کے لئے ایک مذہب پیش کر کے اللہ تعالےٰ نے اپنی توحید کو مضبوط کیا۔ لیکن اس توحید کو قائم رکھنے کے لئے قلب کی صفائی بہت ضروری ہے۔ مجھے یاد ہے میں بہت چھوٹا تھا۔ جب میں نے رویا دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا۔ اور اس نے ایک تقریر شروع کی۔ جس میں کہا۔ کہ انسان کا دل

خدا تعالےٰ کے لئے بطور آئینہ

کے ہے۔ وہ اس میں اپنی شکل دیکھتا۔ اور پتہ لگتا ہے۔ کہ اس میں نقص ہے یا خوبی ہے۔ اور جیسی اسے اس میں شکل نظر آتی ہے۔ ویسا ہی وہ آئینہ کو سمجھتا ہے۔ جس طرح عورتیں سنگار کے لئے اور شکل دیکھنے کے لئے آئینہ استعمال کرتی ہیں۔ مگر اسی وقت تک جب تک وہ صحیح صحیح شکل دکھاتا ہے مگر جب وہ خراب ہو جاتا ہے۔ چاندی اتر جاتی ہے۔ اور وہ شکل کو بگاڑ کر دکھاتا یا بالکل نہیں دکھاتا۔ اور بجائے حسن ظاہر کرنے کے بدصورت اور بدنما کر کے دکھاتا ہے۔ تو وہ اسے اٹھا کر زمین پر مارتی ہے۔ یہ کہتے ہوئے فرشتہ نے بھی اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اور اس آئینہ کو جو اس کے ہاتھ میں تھا زمین پر دے مارا۔ وہ چھن کر کے چکنا چور ہو گیا۔ اور وہ چھن کی آواز بھی میرے کان میں پڑی) اور اس فرشتہ نے کہا۔ کہ وہی آئینہ جسے عورت اپنا حسن دیکھنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ مکدر ہو جانے پر وہ اسے چور چور کر دیتی ہے۔ بالکل

یہی حال بندہ اور اللہ تعالیٰ کا

ہے۔ جب انسان کا دل صاف آئینہ کی طرح نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالےٰ کی شکل انہیں خراب نظر آتی ہے۔ تو وہ اسے بے پروائی سے زمین پر پھینکتا۔ اور چکنا چور کر دیتا ہے۔ پس قلب انسانی ایک آئینہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنا جمال دیکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تمام آئینوں کو ایک رنگ میں

ڈھال دیا۔ ایران۔ عرب۔ ہندوستان افغانستان افریقہ۔ امریکہ۔ یورپ سب کے لئے ایک ہی قسم کی اصطلاحیں دیں۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی توحید کو صحیح رنگ میں قائم کیا۔

یہ توحید کا پہلا مقام ہے۔ دوسرا مقام یہ ہے۔ کہ تبلیغ کو اس قدر وسیع کیا جائے۔ کہ دنیا کی کثرت توحید پر قائم ہو جائے یہ

توحید کا دوسرا حصہ

اشاعت کلمہ ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اللہ تعالےٰ کا منشا ہے۔ کہ یہ خیالات کی جو یکسوئی پیدا کی گئی ہے۔ اسے پھیلایا جائے۔ اور سب انسانوں کو اس کے حلقہ میں لے لیا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے پہلے سب انبیاء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں پیشگوئیاں کرا دیں۔ تا لوگ یہ پتہ لگا سکیں۔ کہ

اس زمانہ میں نجات

اس شخص سے وابستہ ہے۔ اور اسی لئے یہ سورۃ بھی قرآن کریم کے آخر میں رکھی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ صحیح توحید کو اس رنگ میں دنیا میں قائم کرنا ہماری جماعت کا کام ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین کا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ کی احدیت کو دنیا میں ثابت کریں۔ اور یہ ایسا کام ہے۔ جو اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دل کے آئینے صاف نہ ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی حقیقی تصویر ان میں نظر آئے۔ اگر ہمارے دل کے آئینے صاف نہ ہوں۔ اور وہ مختلف اقسام کی اشکال دکھائیں۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ جو اور لوگ اس جماعت میں آئیں گے۔ وہ بھی نئی نئی شکلیں ہی دکھائیں گے۔ تو توحید کامل کے لئے قلب کی صفائی بہت ضروری ہے خدا تعالےٰ کی صفات کا ظہور ہمارے ہی ذریعہ سے دنیا کے سامنے آتا ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہمارے قلب کے آئینے بالکل صاف ہوں۔ توحید الٰہی کو انسان کا قلب ہی ظاہر کر سکتا ہے۔ قلب انسانی جب پاک ہونے لگتا ہے۔ تو ساتھ ہی وہ بلند بھی ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ اس مرکز اور منبع تک جا پہونچتا ہے جہاں سے یہ دریا چلتا ہے۔ (باقی)

ہر چیز میں خدا تعالےٰ کا ہاتھ

کام کرتا ہوا دیکھنے لگ جاتا ہے۔ پہلے تو وُہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ مخلوق آپ ہی آپ ہو گئی ہے۔ مگر پھر وُہ بلند ہو کر دیکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے ہاتھ ہر چیز کو پیدا کرتے ہیں۔ پہلے وُہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ ہوا جس میں وُہ سانس لے رہا ہے۔ خود بخود ہی موجود ہو گئی۔ مگر جب وُہ بلندی تک پہونچتا ہے۔ تو وُہ دیکھتا ہے۔ کہ دراصل ایک قادر خدا ہے۔ جو پھونکیں مارتا اور اس طرح ہوا پیدا ہوتی ہے۔ اور اس مقام پر پہونچکر اُسے

احدیت کا احساس

ہوتا ہے۔ ورنہ جہاں تک انسان کا علم ہے۔ وُہ تو صرف علت تک ہی جاتا ہے علت ومعلول اور سبب ومسبب کو ایک دُوسرے سے جدا کرنے کی طاقت انسان میں نہیں۔ حتیٰ کہ دل کی آنکھیں کھلیں اور وُہ محسوس کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی احدیت ہی دراصل دُنیا کو پیدا کرنے والی ہے علت ومعلول علیحدہ چیز ہے۔ اور مخلوقات علیحدہ چیز ہے۔ مگر یہ مقام قلب کی صفائی سے حاصل ہوتا ہے۔

پس میں

جماعت کو نصیحت

کرتا ہُوں۔ کہ ہم اس مقصد کو جو اس سُورہ میں بیان کیا گیا ہے۔ تب تک حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ اپنے دِلوں کو اتنا صاف نہ کرلیں۔ اور روحوں کو اتنا بلند نہ کرلیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا وجُود مخلوق سے بالکل جدا ہو کر نظر آنے لگے۔ اسی صُورت میں دُنیا میں خالص توحید کا قیام ہو سکتا ہے۔ ہم دُنیا میں جو کچھ کانوں سے سنتے۔ اور آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ وُہ سب ہمیں

اللہ تعالےٰ کی وحدانیت تک

لے جاتا ہے۔ احدیت تک نہیں۔ یہی دھوکا ہے۔ واحدانیت کا جس سے بعض مسلمان یہ سمجھنے لگے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی خدا تعالےٰ کی صفات رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک صاحب یہاں پڑھا کرتے تھے۔ وُہ روزانہ یہ بحث کیا کرتے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے۔ ان کے سر پر رومی ٹوپی تھی۔ ایک دن ایک شخص نے اسے بلایا اور کہا۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کا علم ہُوا۔ اس شخص نے بغیر کوئی شرم محسُوس کئے کہدیا۔ ہاں ضرور ہُوا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ لوگ واحدانیت تک جاتے ہیں احدیت تک نہیں پہونچتے۔ کہ جس پر پہونچکر معلوم ہوتا ہے۔ کہ بے شک انسان بھی ایک حد تک خالق ہے۔ رازق ہے۔ مگر پھر بھی خدا تعالےٰ الگ ہے اور مخلوق الگ ہے۔

دونوں میں کوئی اتحاد ذاتی

ہرگز نہیں۔

اللہ تعالےٰ کی صفات میں تو اشتراک ہے۔ اور واحد ہونے کا لفظ ہم دوسروں کے لئے بھی بول سکتے ہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ آپ نے تن تنہا دُنیا کا مقابلہ کیا ہم کہتے ہیں۔ فلاں شخص اکیلا گھر میں آیا ہے ان فقروں کا اگر عربی میں ترجمہ کریں تو واحد کا لفظ استعمال کریں گے۔ احد نہیں کہہ سکتے۔ احد کے معنے یہ ہیں۔ کہ دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ توحید ہے۔ جسے

ہم نے دُنیا میں قائم کرنا ہے

اور یہ اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک ایمان کامل نہ ہو۔ اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین نہ ہو جائے۔ کہ خدا تعالےٰ کا اصل مقام احدیت کا ہے اور انسان کو جیسا اتحاد باللہ واحدانیت کے لحاظ سے ہے۔ احدیت سے نہیں۔ یہی وُہ مقام ہے۔ جو انبیا کو ان کے مقام پر رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ بعض لوگ احدیت کے اس مقام کو نہیں سمجھتے۔ اور دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے بعض نیک بندوں نے اس مقام کی وجہ سے بڑی بڑی تکالیف اٹھائی ہیں۔ حضرت اسمٰعیل شہید کو بعض لوگ بُرا بھلا کہدیتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ لوگوں نے جو غلو سے کام لیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ

خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں نبیوں کی حیثیت

ایسی ہوتی ہے۔ جیسی شریف النسب انسان کے مقابلہ میں ایک چوہڑے کی۔ لوگوں نے اسے کفر قرار دیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے یہ احدیت کا مقام بیان کیا ہے۔ جو بہت بلند ہے۔ اگر انسان اس مقام کو سمجھ لے۔ تو یہ سب مدارج اسے ایک جداگانہ چیز نظر آنے لگتے ہیں۔ اور وُہ اچھی طرح سمجھنے لگتا ہے۔ کہ

اس مقام کے مقابل پر

نبی اور ولی کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے ان کے مدارج کا تعلق واحدانیت سے ہے۔ احدیت سے نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر اپنی صفات کا خاص پرتو ڈالتا ہے۔ دُنیا میں مختلف لوگ اللہ تعالےٰ کی مختلف صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ کوئی صفت رزاق کا کوئی ستار اور کوئی غفار کا مظہر ہوتا ہے۔ مگر یہ سب مظاہر اللہ تعالےٰ کی صفات کے ہیں۔ ذات کے نہیں۔

پس

توحید کامل کے لئے

قلبی صفائی کی سخت ضرورت ہے۔ اگر قلبی آئینے صاف نہ ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کی مختلف اشکال دکھاتے ہیں جن سے اس کی صفات کے متعلق غلطی لگ جاتی ہے۔ اور اس کی حقیقی شان ظاہر نہیں ہو سکتی۔ اور قلبی صفائی کے لئے یہ چیز ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے

دِلوں میں اللہ تعالےٰ کی محبت

اتنی بڑھائیں۔ کہ احدیت کا مقام صاف نظر آنے لگے۔ اگر وُہ خود ہمیں نظر آئے تو ہم دُنیا کو بھی دکھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہمیں خود بھی نظر نہ آئے۔ تو ہم ناقص توحید پھیلانے والے ہوں گے۔ اور ہمارے دعوے صرف منہ کے دعوے ہونگے حالانکہ منہ سے تو عیسائی بھی اللہ تعالےٰ کو ایک ہی کہتے ہیں۔ اور اسی طرح اگر ہم بھی منہ سے کہدیں۔ تو اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں نکل سکتا۔ پس ہماری جماعت کے جو دوست شوریٰ کے لئے جمع ہُوئے ہیں وُہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ

ہمارا اصل مقصد

یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی احدیت کو محسُوس کریں اور اسے پہچانیں۔ اور پھر دوسروں کو دکھائیں اصل مقام احدیت کا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس سورہ کو قرآن کریم کے آخر میں رکھ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں توحید کامل کو دُنیا میں پیش کیا جائیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر کے توحید کامل کے رستہ میں جو روک تھی۔ اسے دُور کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ اس مسئلہ پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ رات دن یہی ذکر فرماتے رہتے تھے۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ کسی نے کہا۔ کہ حضور اس مسئلہ کو اب چھوڑ بھی دیں۔ تو حضور کو جلال آگیا۔ اور فرمایا۔ کہ مجھے تو اس کے متعلق بعض اوقات اتنا جوش پیدا ہوتا ہے۔ کہ میں سمجھتا ہُوں۔ شاید جنون نہ ہو جائے۔ اس مسئلہ نے

اسلام کو سخت نقصان

پہونچایا ہے۔ اور ہم جب تک اسے پیس نہ ڈالیں گے۔ آرام کا سانس نہیں لے سکتے۔ اب بھی بعض لوگ کہدیتے ہیں۔ کہ یہ کیا مسئلہ ہے مگر یہ احدیت کے رستہ میں روکیں ہیں جنہیں دُور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قدر جوش تھا۔ اور یہی وُہ جوش تھا جس نے خدا تعالےٰ کے فضل کو کھینچا۔ اور

صداقت کے لئے بنیاد

قائم کر دی۔ اور ہم میں سے ہر ایک جسے اسلام سے محبت ہے۔ سمجھ سکتا ہے کہ یہ محض ایک چنگاری ہے۔ اس آگ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی۔ اگر کوئی محسوس کرتا ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت اور اسلام کو پھیلانے کی تڑپ ہے۔ تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ محض ایک چنگاری ہے اس آگ کی جو حضور علیہ السلام کے دل میں تھی۔ پس ہماری تمام کوششیں اس نقطہ پر گھومنی چاہئیں۔ اور اسی میں محصور ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر ہم اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ تو جو کام ہم کریں گے۔ وُہ گو بظاہر توحید ہوگا مگر دراصل وہ کسی شرک کا پیش خیمہ ہوگا۔

تحریک جدید کا مالی جہاد

فرمایا:۔ اللہ تعالےٰ نے جہاد سب پر فرض کیا ہے اور جہاد یہ بتاتا ہے۔ کہ اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے دوستوں اور اپنے ساتھیوں کے مقابلہ میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی کتنی محبت ہے۔ جہاد ہی ہے۔ جو یہ بات روشن کر دیتا ہے کہ خدا اور اس کے رسُول اور اس کے دین کو مومن ترجیح دیتا ہے۔ یا اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں اور

سیرالیون (افریقہ) میں تبلیغ احمدیت

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج سیرالیون لکھتے ہیں۔

گزشتہ رپورٹ مورخہ ۱۰ اصلح کو بو سے روانہ کی تھی۔ ۲۲ تک خاکسار بو میں مقیم رہا۔ ہم اس شہر میں جو اس ملک میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اپنا مرکز اور دار التبلیغ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پیرامونٹ چیف ہمارا بہت مداح تھا۔ لیکن چونکہ عیسائی ہے۔ پادری صاحبان اسے مجبور کر رہے ہیں۔ کہ ہمیں مسجد اور مکان کے لئے زمین نہ دے۔ او گورنمنٹ اگر ہمدرد بھی ہو۔ تو ان معاملات میں چیف لوگوں کو مجبور نہیں کرتی۔ مولانا جلال الدین شمس امام مسجد لنڈن نے جو اشتہار قبر مسیح علیہ السلام کے متعلق شائع کیا تھا۔ ہم نے نہائت کثرت سے اس ملک میں تقسیم یا فروخت کیا ہے۔ اور ہر ایک احمدی کو تاکید ہے۔ کہ اپنے مکان کے برآمدہ میں دیوار یا ستون پر لگا رکھے۔ تاکہ ہر ایک عیسائی کو معلوم ہو جائے۔ کہ واقعی حضرت مسیح علیہ السلام خدا نہ تھے بلکہ فوت ہو چکے ہیں۔ اس اشتہار کی وجہ سے متعصب عیسائی اور پادری صاحبان بہت برہم ہیں۔ چنانچہ ایک روز بلوہ کر کے میرے مکان پر آ گئے۔ کہ اس اشتہار کو دیوار سے اتار دیا جائے۔ کیونکہ پبلک کی نظر اس پر پڑتی ہے۔ اور لوگوں کو اشتعال آتا ہے۔ ورنہ فساد ہو جائے گا مگر ہم نے اتارنے نہ دیا۔ اس پر ایک گھنٹہ کے بعد دوبارہ آئے۔ اور پولیس کا آدمی بھی ان کے ساتھ تھا۔ اور اشتہار اتار کر لے گئے۔ ہم نے چیف کے پاس شکائت کی۔ اور ڈی۔ سی کو بھی لکھا۔ لیکن اشتہار اتارنے والے درحقیقت چیف کے اپنے آدمی تھے۔ میں نے سنا ہے۔ کہ چیف نے علیحدگی میں اشتہار اتارنے پر ملامت کی ہے۔ چونکہ لوکل مسلمانوں کا بھی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح فوت نہیں ہوئے۔ اس لئے عیسائیوں کو ناز تھا۔ کہ سب مسلمان اس جھگڑے میں ان کی مدد کریں گے۔ چنانچہ جب عدالت میں اشتہار پڑھا گیا۔ تو ایک عربی النسل عالم اور بعض پادری صاحبان میرے ساتھ مناظرہ کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن مسجد کے امام نے صاف کہہ دیا۔ کہ یہ جھگڑا عیسائیوں اور احمدیوں کے درمیان ہے۔ ہمارا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اور نہ ہی یہ اشتہار ہمارے کسی عقیدہ کے خلاف ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے مخالفین کی کمر توڑ دی۔ اور عربی النسل سید صاحب بھی خاموش ہو گئے۔ درحقیقت امام مسجد کو علم ہے۔ کہ احمدیت سچائی پر قائم ہے۔ لیکن عام مسلمانوں کے ڈر سے ابھی تک احمدی نہیں ہوا۔ چنانچہ ایک دن مجھے ملنے کے لئے آیا۔ اور مبلغ ۵ شلنگ اپنی زکوٰۃ مجھے ادا کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء وھداہ الی الحق

مناظرہ کے وقت میں نے بعض شروط پیش کیں۔ مثلاً وقت کی تعیین کہ سوائے مناظر پادری کے کسی دوسرے کو بولنے کی اجازت نہ ہو گی۔ لیکن چیف کی طرف سے کہا گیا۔ کہ دوسرے پادریوں کو مناظرہ کی مدد کی اجازت ہو گی۔ میں نے کہا۔ کہ اگر مناظر تھک جائے۔ اور اختتام مناظرہ تک دوبارہ نہ بولنے کا وعدہ کرے۔ تو دوسرے اور اس کے بعد تیسرے کو اجازت ہو گی۔ ورنہ نہیں۔ اس پر عیسائی بہت سٹ پٹائے۔ کیونکہ ان کی نیت مناظرہ کی نہ تھی۔ بلکہ شور و شر کے ذریعہ چیف لوگوں کو مرعوب کرنا ان کا اصل مقصد تھا۔ آخر مناظرہ سے گریز کرنے لگے۔ اور مناظر نے یہ بھی کہا۔ کہ سوائے مذہبی اختلاف کے ہمارا اس شخص سے کوئی جھگڑا نہیں۔ بلکہ ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ چنانچہ مناظرہ نہ ہو سکا۔ ممکن ہے کہ آئندہ کسی وقت ہو۔

چیف نے جو قطعہ زمین ہمیں مسجد اور دار التبلیغ کے لئے اجارہ پر دینا منظور کیا ہے۔ اس کے متعلق باقاعدہ اسٹامپ ابھی تک نہیں لکھا گیا۔ اور نہ ہی کرایہ کی تعیین ہوئی ہے۔ چونکہ میرے مکان سے اشتہار اتارنے والے چیف کے اپنے آدمی تھے اور ہمارا بو میں مرکز قائم کرنا ظاہری طور پر چیف کی مرضی پر منحصر ہے۔ اور ہم یا گورنمنٹ اسے مجبور نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں نے اشتہار اتارنے والوں پر مقدمہ وغیرہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی ہمارے پاس اس قدر روپیہ اور وقت ہے۔ کہ ان جھگڑوں میں پڑیں۔ البتہ اگر آئندہ اس قسم کی حرکات جاری رہیں۔ تو ممکن ہے کہ عدالت میں جانا پڑے۔ جو زمین چیف نے ہمیں دی ہے۔ ہم نے اس پر مسجد اور دار التبلیغ کی عمارتیں شروع کر دی ہیں۔ احمدی احباب اور غیر احمدی اور عیسائی دوستوں سے ۵۰ پونڈ کے قریب میں نے چندہ جمع کر کے جماعت بو کے سپرد کر دیا ہے۔ اور احباب نہائت محنت سے عمارتیں تیار کر رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۲۲ کو خاکسار بذریعہ لاری بو سے واہے ہول پہونچا۔ اور وہاں تین روز جماعت کی تربیت میں مشغول رہا۔ ۲۵ کو واہے ہول سے ۱۰ میل پیدل طے کر کے موضع گانیئے گولے ہول پہونچا۔ راستہ میں ایک گاؤں بانڈاجوما پاکوما میں دو گھنٹہ ٹھہر کر عیسائی سرکاری اہلکاروں کو تبلیغ کی۔ اور لوکل جماعت سے ملاقات کر کے انہیں بعض نصائح کیں۔ انصار ابراہیم ذکی ہمارے افریقین مبلغ نے ایک نو بالغ کے متعلق بتلایا۔ کہ نہائت جوش سے تبلیغ میں مشغول ہے۔ اور مینڈی زبان میں اس قدر فصیح ہے۔ کہ مخالفین باوجود عداوت کے اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے۔ گانیئے گولے ہول میں ایک مخلص احمدی عالم کی تبلیغ سے جن کا نام فوڈے شیخ باہ ہے۔ امام مسجد اور بعض دیگر لوگ احمدی ہو گئے ہیں۔ میں نے تین روز یہاں ٹھہر کر ان کی تربیت کی۔ اور بعض مسائل سمجھائے۔ یہاں سے ایک دوسرے گاؤں لیووما میں پہونچا۔ جہاں اکثر مسلمان فوڈے شیخ باہ کے ذریعہ احمدی ہو چکے ہیں افسوس کہ آپ وہاں موجود نہ تھے۔ ورنہ اس علاقہ میں زیادہ عرصہ ٹھہر کر کام کو زیادہ وسیع کیا جاتا۔ یہاں بھی میں نے تین دن قیام کیا۔ ۲۹ کو فوڈے موسے امام احمدیہ مسجد بلاما ۱۰ میل کا سفر طے کر کے لیووما میں مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ اور بتلایا۔ کہ ایک نئے علاقہ ریاست ٹونگیا میں احمدیت پھیل رہی ہے۔ لیکن پیرامونٹ چیف احمدیوں کو بہت پریشان کر رہا۔ اور قید اور بدنی سزا اور جرمانہ کی دھمکی دے رہا ہے میں نے انہیں ہدائت کی۔ کہ جماعت احمدیہ ریاست ٹونگیا کا نمائندہ خود مجھے جلد حالات سے اطلاع دے۔ ۲۰ کو لیووما سے ۸ میل پیدل کوئے ہنڈو پہونچا۔ یہ جگہ ریاست کا صدر مقام ہے یہاں کا امام مسجد گاؤں کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے اور ایک احمدی نوجوان نے امامت سنبھال لی ہے۔ حالانکہ وہاں صرف تین احمدی ہیں۔ اور غیر احمدی بھی جن میں پیرامونٹ چیف بھی شامل ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے دو دن وہاں ٹھہر کر ایک لیکچر دیا۔ اور بعض لوگوں کو انفرادی تبلیغ کی۔ لیووما۔ گانیئے گولے ہول اور کوئے ہنڈو سے دار التبلیغ بو کے لئے ۵ پونڈ چندہ ملا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یکم تبلیغ کو خاکسار کوئے ہنڈو سے لاری میں بانڈاجوما صوا پہنچا۔ اور وہاں ۵ روز ٹھہرا شریف عباسی ریفاں کو جو ہمارے علماء میں سے ہے دعوت دی۔ کہ دو پونڈ ماہوار پر مبلغ کا کام کریں۔ درحقیقت اس ملک میں ہماری راہ میں سب سے بڑی روک قحط الرجال ہے۔ کام اس قدر زیادہ ہے۔ کہ کسی صورت میں دو مبلغ کافی نہیں۔ بعض سلاطین نے ہمیں جو تین سال سے اپنے ہاں تبلیغ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔ اور ان میں سے چار فوت بھی ہو چکے ہیں۔ مگر ہم تاحال ان کی ریاستوں میں نہیں جا سکے۔ حالانکہ بعض نے سفر خرچ بھی ادا کر دیا ہوا تھا۔ یا وعدہ کیا ہوا تھا۔ اس لئے ہمیں جلد از جلد ایک تیسرے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ مولوی فاضل ہونے کے کچھ انگریزی بھی جانتا ہو۔ انگریزی دان جسے تھوڑی سی عربی آتی ہو۔ یہاں بالکل کام نہ کر سکیگا۔ سیرالیون میں بغیر انگریزی کے گزارہ ہو سکتا ہے۔ عربی کے بغیر نہیں اگرچہ جنگ کے دوران میں بحری سفر خطرات سے خالی نہیں۔ لیکن انگریز اب بھی ہر ۱۸ ماہ کے بعد انگلستان یا جنوبی افریقہ چھ ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں۔ اور ہندوستانی سندھی تاجر لوگ ابھی تک ہندوستان اور تمام دنیا کے درمیان آمد و رفت رکھتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ دین کی خاطر ہم لوگ یہ خطرات برداشت نہ کر سکیں۔ اگر نیا مبلغ ہمارے طریق کار کو جاری رکھے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ تین پونڈ ماہوار اس کے لئے کافی نہ ہوں۔ اور امید ہے کہ چھ ماہ

کے بعد ہندوستان سے اس امداد کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ تبلیغ کو ریاست لونگیا کی جماعت کا نمائندہ باندہ ماصوا میں مجھے ملنے کیلئے آیا اور جملہ حالات سے اطلاع دی اور بتایا کہ وہ بچے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کمشنر کو لکھا ہے کہ چیف کو احمدیوں کی ایذا دہی سے منع کرے۔ اور مذہبی آزادی دے۔ ماٹو اجواء سے مبلغ دو پونڈ دار التبلیغ بو کیلئے چندہ ملا۔ ۶ر ماہ تبلیغ کو لاری نہ ملنے کی وجہ سے باندہ جو ۱۷ کوس ہے پندرہ تک ۱۰ میل پیدل چلنا پڑا۔ جو عین دھوپ میں طے ہوا۔ وہاں سے قاری میں جو پہنچا۔ بو میں تین روز قیام کیا اور چیف سے زمین کے اجارہ نامہ کا ذکر کیا۔ اس نے یہ کہا کہ آپ لوگ عمارتیں تیار کریں بعد میں کرایہ وغیرہ طے ہو جائیگا۔ جماعت بو بڑی مستعدی سے عمارت تیار کر رہی ہے۔ مولوی محمد صدیق صاحب نہایت اخلاص اور جوش سے اس علاقہ میں تبلیغ کر رہے ہیں اور ایک بڑے شہر مگبورکا میں مسجد اور دار التبلیغ بنا رہے ہیں جس کے لئے ۴۰ پونڈ کے قریب آپ نے چندہ بھی جمع کر لیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ ۹ر ماہ تبلیغ کو بو سے بذریعہ ٹرین یا ماندو پہنچا۔ یہاں فوڈے محمد کینے

اور فوڈے شیخ باوجود دونو ہمارے علماء میں سے ہیں ایک ماہ سے قرآن کریم کا درس لے رہے تھے۔ انہیں بعض نصائح اور ہدایات کیں۔ یہ لوگ اپنے رنگ میں کافی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ دونو اصحاب اخلاص اور ایمان میں بہت ترقی کر رہے ہیں اور ان کے ذریعہ بعض نئے علاقوں میں احمدیت پھیل رہی ہے۔ فوڈے باؤ نے ایک کتاب نور الابصار فی مناقب اہل بیت النبی المختار میں سے جو مصر میں چھپی اور اس ملک میں بہت رائج ہے۔ ایک حوالہ نکالا ہے کہ حضرت المہدی الموعود علیہ السلام ۱۲۵۵ھ ہجری میں پیدا ہونگے۔ اب ہمارا مخالفین سے مطالبہ ہے کہ وہ اپنا مہدی پیش کریں۔ کیونکہ مذکورہ سنہ پر ۱۰۷ سال گزر چکے ہیں۔ ۱۲ر تبلیغ کو خاکسار بذریعہ ٹرین یا ماندو سے بلاما پہنچا۔ اور وہاں ۶ دن ٹھہرا ۱۳ر کو ایک نوجوان عالم مصطفٰے کمارا کو ایک پونڈ ماہوار پر معلم عربی مقرر کر کے بو بھیجا۔ جماعت کی امامت بھی ان کے سپرد ہوگی۔ اسی روز الفالاہائے کمارا جس نے ریاست ٹونگیا میں احمدیت کا بیج بویا۔ مجھے ملنے کیلئے ۳۰ میل پیدل طے کر کے بلاما پہنچا۔ یہ شخص ۵۰ برس کی عمر کا ہے۔ اور

بعض دُور دراز ملکوں کی سیاحت کر چکا ہے اور علم اور اخلاص میں ممتاز ہے۔ جب ریاست کے پرامونٹ چیف نے احمدیوں کو سزا دینے کیلئے بلایا۔ تو آپ نے چیف کو کہا کہ ان لوگوں کو چھوڑ دو۔ انکا کوئی قصور نہیں۔ میں نے احمدیت کا بیج آپکی ریاست میں بویا ہے اور صرف میں سزا کا مستحق ہوں۔ چیف نے احمدیوں کے دیکھنے کی خواہش کی۔ تو آپ نے چار مخلص احمدی پیش کئے اور سب سے آگے خود کھڑا ہو گیا۔ جب آپ نے بیان کیا کہ مہدی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو سب علماء نے سخت بیزاری کا اظہار کیا۔ کیونکہ انکا خیال تھا کہ فوت ہونے سے پہلے پہلے حضرت مہدی سب دُنیا کو اسلام میں داخل کرینگے۔ تاحال چیف نے صرف دھمکانے اور گالیاں دینے پر اکتفا کی ہوئی ہے لیکن حالات ایسے ہیں کہ میرا وہاں جانا ضروری ہو گیا ہے اگر میں تین ہفتہ سے باوجود بخار کی شکایت کے تبلیغی دَوروں سے فارغ نہیں ہو سکا۔ اور ٹونگیا میں جانے کیلئے مجھے ۴۰ میل کے قریب پیدل چلنا پڑیگا لیکن اگر میں اس موقعہ پر وہاں نہ جاؤں تو پھر ۶ ماہ تک فرصت نہ ملیگی۔ اور مولوی محمد صدیق صاحب خود حد سے زیادہ مشغول ہیں اور ابھی ابھی مجھے حضرت

امیر المومنین کا ارشاد ملا ہے کہ جلد از جلد روتیفنک میں مرکز قائم کیا جائے۔ اور روتیفنک ملک کے بالکل الگ اور بہت دُور حصہ میں واقعہ ہے۔ ان حالات میں تیسرے مبلغ کی حد سے زیادہ ضرورت ہے۔ اسی ملک میں ہمارا اہم ترین مرکز باو ماہوں ہے، اور یہ واقعہ ہے کہ دس ماہ سے مجھے وہاں جانے کی فرصت نہیں مل سکی۔ ۱۸ر ماہ تبلیغ کو خاکسار بلاما سے ۱۲ میل پیدل طے کر کے کینما پہنچا۔ کیونکہ گورنر صاحب سرالیون) وہاں دورہ پر آ رہے تھے میں نے اس موقعہ پر گورنر کی خدمت میں کتاب تحفہ شہزادہ ویلز پیش کی اور درخواست کی۔ کہ عیسائی مشنوں اور احمدیہ موومنٹ سے گورنمنٹ کو بالکل مساوی سلوک کرنا چاہیئے۔ اور کسی کی رعایت نہ ہونی چاہیئے۔ کینما میں بعض پیرامونٹ چیفوں سے ملاقات کر کے انہیں تحریک کی۔ کہ اپنی اپنی ریاستوں میں اپنے انتظام کے ماتحت سکول جاری کریں۔ ایسے سکولوں کے جملہ اخراجات ریاست کے ذمہ ہوتے ہیں۔ اور چیف لوگ خود منیجر ہوتے ہیں۔ اور مذہبی تعلیم بالکل نہیں ہوتی سوائے اسکے کہ کوئی مشن اپنے خرچ پر دینی تعلیم کیلئے معلم مہیا کرے اور وہ بھی اسی صورت میں کہ طلباء کے والدین مذہبی تعلیم دیئے جانے کے حق میں ہوں۔ اگر یہ سکیم موقع

ضرورت رشتہ

ہمارے ایک عزیز احمدی خوش شکل نوجوان عمر ۲۰ سال کیلئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا تعلیمیافتہ راجپوت زمیندارہ خاندان اور قریباً -/۶۰ روپیہ مشاہرہ پر گورنمنٹ ملازم ہے۔ دیہاتی رہائش ریلوے اسٹیشن سے قریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط وکتابت فرمادیں۔ مولوی عبد الرحمٰن احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنگا بنگیال تحصیل گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی

لبوب کبیر

لبوب کبیر مشہور معجون ہے۔ یہ نہایت مقوی ہے اور اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ مثانہ کو طاقت دیتی ہے اور دافع نسیان ہے۔ دل ودماغ کو قوت دیتی ہے اور نشاط آور ہے۔ قیمت ساڑھے سات روپے فی چھٹانک۔

حکیم عبد العزیز خان حکیم حاذق پروپرائیٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

اعلانِ نکاح

چوہدری عبد الستار صاحب ولد چوہدری اللہ بخش صاحب سکنہ رعیہ ضلع امرتسر کا نکاح مسماۃ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری اللہ بخش صاحب سکنہ دار الفضل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب دُعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ والسلام اللہ بخش از رعیہ

۲۷/ ۴۳

کبھی آپ نے غور کیا کہ قادیان کا بینظیر تحفہ

سرمہ نور

کیوں مشہور اور ہر ایک کا محبوب ہے؟ وجہ یہ کہ اسکے ہر دلعزیز مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے تجویز کردہ ہیں۔ تمام امراض چشم کا حقیقی علاج ہے۔ حکیموں۔ ڈاکٹروں۔ بزرگ ہستیوں اور گاہکوں کو گرویدہ ومجسم اشتہار بنا رہا ہے

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست۔ توانا ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ بدہضمی۔ دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی۔ لاغری۔ قے۔ دست۔ پیچش۔ کھانسی۔ بخار۔ قبض نیند نہ آنا وغیرہ اور کمی خون کو دور کر کے وزن بھی بڑھا دیتا ہے

شیشی دو اونس آٹھ آنہ

ملنے کا پتہ:- شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب

مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن

کی

تازہ تصنیف

"گذشتہ وموجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں" چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ اس میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوئیں۔ اور یورپ کے نجومیوں اور مدعیان روحانیت کی پیشگوئیاں کیسے جھوٹی نکلیں۔ یہ بہت اچھا علمی تقابل ہے۔ آئندہ یوم التبلیغ پر منگا کر غیر مسلموں اور غیر احمدیوں میں تقسیم کریں۔ تبلیغی لحاظ سے اسکی اشاعت بہت مفید ہے۔ قیمت مع محصولڈاک دس آنے۔ دس یا دس سے زائد نسخوں کے خریدار کو آٹھ آنے کے حساب سے دی جائے گی۔

ملنے کا پتہ:- مکتبہ احمدیہ قادیان

ضرورت رشتہ

ضلع لائلپور کے ایک شریف اور معزز احمدی قوم جٹ کو جو اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ اور ضلع لائلپور میں نہری اور ضلع سیالکوٹ میں چاہی اراضی کے مالک ہیں۔ اپنے لڑکے کیلئے کسی شریف زمیندار گھرانے میں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا خوش شکل۔ نوجوان۔ عمدہ صحت اور میٹرک تک تعلیم یافتہ ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

ت۔ معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان

کر طلباء سے برائے نام تین پنس زائد فیس لی جائے۔ اور عربی معلم کی جو ہمارا مبلغ بھی ہوگا تنخواہ کا بقیہ حصہ ہم دینگے۔ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو ہم اس طرح سے سارے ملک کو عیسائی مشن سکولوں کے ناپاک اثر

واشنگٹن ۱۶ مئی۔ الجیریا ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل جیرو نے سلطان ٹیونس کو تخت سے اتار دیا ہے۔ ان کے خلاف ٹیونیشیا کے امن وامان کو خطرے میں ڈالنے کا الزام ہے سلطان جس مکان میں رہیگا۔ اس کی فرانسیسی حکام کڑی نگرانی کریں گے۔

واشنگٹن ۱۶ مئی۔ سرکاری حلقوں میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ واشنگٹن میں چرچل روزویلٹ کانفرنس میں اس سوال پر غور ہو رہا ہے۔ کہ صوبہ چکیانگ سے جاپان پر باقاعدہ بمباری شروع کی جائے۔ اس مقصد کے لئے چین میں چند ہوائی اڈے بنائے گئے ہیں۔ جو ٹوکیو سے بارہ تیرہ سو میل دور ہیں۔ تعجب نہ ہوگا اگر تھوڑے دنوں میں حملے شروع ہو جائیں۔

امرتسر ۱۵ مئی۔ مقامی لیبر فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ گندم پر پھر کنٹرول کیا جائے۔ ایک جلوس بھی نکالا گیا۔ پولیس نے جلوس کو روک لیا۔ اور اہل جلوس کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ لیکن مزدوروں نے انہیں یقین دلایا۔ کہ وہ پُرامن رہینگے چنانچہ انہیں آگے بڑھنے کی اجازت دیدی گئی۔

[illegible] ۱۶ مئی۔ گیا میں ایک لاکھ روپیہ نوٹ اور کیش لے کر ایک بنک کا چپڑاسی دوسرے بنک کی طرف جا رہا تھا۔ کہ رستہ میں ایک موٹر سے چند آدمی اُترے اور ساری رقم اس سے چھین کر بھاگ گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۱۶ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر چرچل لنڈن سے واشنگٹن تک سمندری راستے سے آئے۔ اور ان کا یہ بحری سفر نہایت اطمینان سے گذرا۔ ان کے جہاز کو کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ سفر میں آپ نے زیادہ وقت اپنے سرکاری کام میں ہی صرف کیا۔

لاہور ۱۵ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب سے باہر ہندوستان کے علاقوں میں یا دیسی ریاستوں میں اجناس بھیجنے کے لئے انفرادی طور پر کسی دوکاندار کو پرمٹ نہیں دیا جائیگا۔ اجناس کو فراہم کرنے کی جو سکیم ہے اسکے ماتحت گندم کی خرید مرکزی گورنمنٹ کی معرفت ہوگی۔ اور پنجاب گورنمنٹ نے اس مقصد کے لئے جو ڈپو مقرر کئے ہیں۔ وہی مال خرید سکینگے۔ دوکاندار لوگ اگر پرمٹ حاصل کرنے کیلئے کوئی درخواستیں کریں تو ان کا کوئی جواب نہیں دیا جائیگا۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

فوڈ کنٹرولر نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ گورنمنٹ گندم کے نرخوں پر کنٹرول کرنیکا ارادہ نہیں رکھتی۔

دہلی ۱۷ مئی۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اراکان کی لڑائی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ برطانی طیاروں نے سنٹرل برما میں ایک جاپانی ہوائی اڈہ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ ایرادوی کے کنارے دشمن کے ٹھکانوں اور کارخانوں کی عمارتوں کو نشانہ بنایا گیا۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ اکیاب کے شہر پر بھی کامیاب حملہ کیا گیا۔

لنڈن ۱۷ مئی۔ برطانی طیاروں نے کل رات برلین پر حملہ کیا۔ فرانس۔ بلجیم اور ہالینڈ میں بھی دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ فرانس کے کنارے کے پاس دشمن کے جہازوں پر حملے کئے گئے۔ امریکن طیاروں نے کل دن دہاڑے جرمنی پر اتنے زور کا حملہ کیا۔ کہ آغاز جنگ سے اب تک نہ کیا تھا۔ ایمڈن کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔

دو منیجروں اور ایک کلرک کی فوری ضرورت

(۱) ضرورت ہے دو سینئر منیجروں کی جو دفتر کا کام بھی جانتے ہوں اور زمینداری کا کام بھی جانتے ہوں۔ اگر زراعتی گریجویٹ ہوں۔ تو انہیں ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ رہائش قادیان یا سندھ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور جنگ الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ تنخواہ گریڈڈ ہوگی۔ یعنی آئندہ ترقی کی گنجائش رکھی جائے گی۔

(۲) آڈٹ اینڈ بیلنس شیٹ کلرک کی جو آڈٹ کرنے اور بیلنس شیٹ بنانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ تنخواہ چالیس جنگ الاؤنس چھ روپیہ ایک من غلہ ماہوار اور پراویڈنٹ فنڈ۔ تجربہ کار آدمی کو اس سے زیادہ تنخواہ بھی دی جاسکتی ہے۔ ترقی سالانہ دو روپیہ۔ ستر روپیہ تک اس کے علاوہ بونس وغیرہ حاصل کرنے کا بھی امکان ہے۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں۔ چونکہ فوری انتخاب ضروری ہے۔ اسلئے وہی درخواست دیں۔ جو فوراً کام پر لگ سکتے ہوں۔

پرائیویٹ سیکرٹری قادیان۔ ضلع گورداسپور

لنڈن ۱۷ مئی۔ ٹیونیشیا میں محوری افواج کا کمانڈر انچیف فان آرنیم بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان پہنچا دیا گیا ہے۔

ماسکو ۱۷ مئی۔ روسیوں نے ایک جگہ دریائے ڈونٹز کو پار کر لیا ہے۔ کل رات وہ اس دریائی مورچہ کو جوڑا کرتے رہے

دشمن کے تمام جوابی حملے ناکام کر دیئے گئے۔ روسی طیارے جرمن رسد اور کمک کی چھاؤنیوں پر بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ بریانسک پر خاص زور رہا۔

لنڈن ۱۷ مئی۔ ملک معظم نے مسٹر چرچل کو ٹیونس کی فتح پر جو پیغام بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں مسٹر چرچل نے ملک معظم کا شکریہ ادا کیا۔ اور لکھا ہے کہ جبتک میں زندہ ہوں۔ یہ پیغام میرے لئے خوشی کا ذریعہ ثابت ہوتا رہیگا۔

دہلی ۱۷ مئی۔ ۱۲ مئی کو "ٹیونیشیا ڈے" منایا جا رہا ہے۔ بہار گورنمنٹ اس روز غرباء کو کھانے کھلانے اور کپڑے مہیا کرنے پر بیس ہزار روپیہ صرف کرے گی۔

لنڈن ۱۷ مئی۔ گذشتہ ایک ہفتہ میں یورپ اور مڈل ایسٹ میں محوریوں کے ۱۲۵ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ شمالی افریقہ میں اتحادی فوجیں علاقہ کو صاف کر رہی ہیں۔ اور محوری قیدیوں کو وہاں سے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر